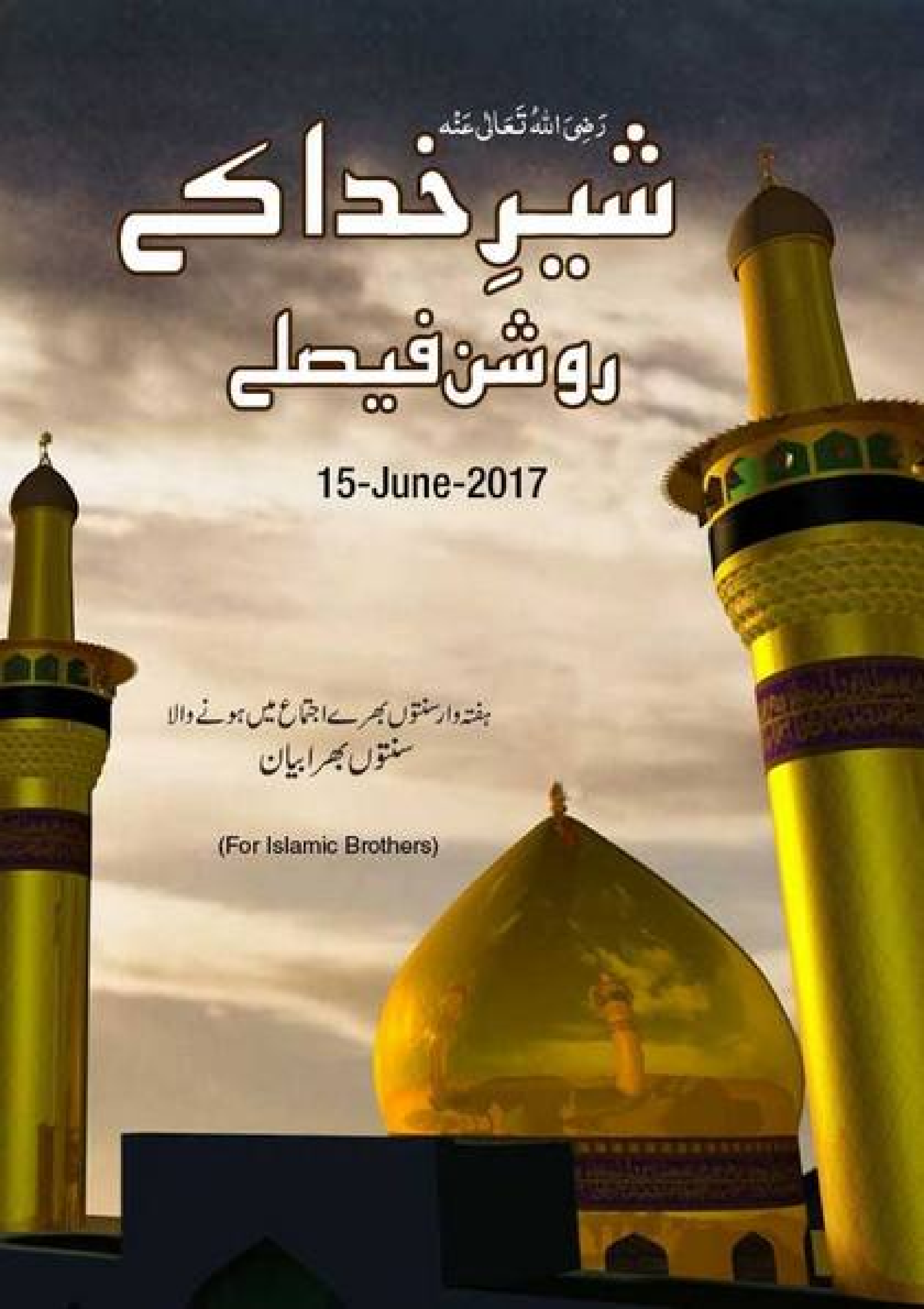

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

شیرِ خدا کے روشن فیصلے

15-June-2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرتے ہیں اور درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، کتاب السھو، باب السلام علی النبی، ص ۲۱۹، حدیث: ۱۲۷۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۲۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔
(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

100 دِینار اور 2 فریبی شخص

ایک مرتبہ قبیلۂ قریش کی ایک عورت کے پاس دو افراد آئے اور انہوں نے اُس عورت کے پاس بطورِ امانت 100 دِینار رکھوائے اور کہا کہ ہم دونوں اکٹھے لینے آئیں تو امانت واپس دینا، ہم میں سے کوئی اکیلا آئے تو ہرگز نہیں دینا، ایک سال گزرنے کے بعد ایک شخص آیا اور اس عورت سے کہا: میرا ساتھی فوت ہو گیا ہے، وہ 100 دینار مجھے واپس دے دو۔ عورت نے انکار کرتے ہوئے کہا: تم دونوں نے شرط رکھی تھی کہ ہم دونوں اکھٹّے آئیں تو ہی امانت ادا کرنا، ہم میں سے کسی اکیلے شخص کو نہیں دینا، لہٰذا تجھے نہیں دوں گی۔ اس شخص نے عورت کے متعلقین اور پڑوسیوں کو مجبور کیا کہ وہ عورت پر زور دے کر امانت واپس دلائیں، بالآخر سب کے اصرار پر عورت نے وہ 100 دینار اس کو دے دیئے، ایک سال

www.dawateislami.net

گزرنے کے بعد دوسرا شخص آیا اور اپنی رقم کا مطالبہ کرنے لگا، عورت نے کہا تیرا ساتھی میرے پاس آیا تھا اور اس نے تیرے بارے میں یہ بتایا کہ تُو مر چکا ہے، لہٰذا میں وہ سارے دِینار اسے دے چکی ہوں۔ بہر حال یہ مُقدّمہ پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پیش کیا گیا، مگر عورت کی گزارش پر آپ نے اُن دونوں کو حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس بھیج دیا، عورت کی زبانی واقعے کی تفصیلات سُن کر آپ نے بھانپ لیا کہ دونوں ساتھیوں نے مل کر عورت کو فریب دیا ہے، آپ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تم دونوں ساتھیوں نے اس عورت سے یہ نہیں کہا تھا کہ جب تک کہ ہم دونوں ایک ساتھ نہ آئیں، ہم میں سے کسی ایک کو وہ دینار نہیں دینا؟ اس نے کہا: جی ہاں ہم نے یہی بات طے کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا مال ہمارے ذمہ ہے، جاؤ! اپنے ساتھی کو لے کر آؤ تاکہ ہم تمہاری امانت تمہیں ادا کر دیں۔ (کتاب الاذکیاء، الباب الثامن، ص ۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بے پناہ علم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ قسم کی ذہنی صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنی ذہانت سے اُس عورت کو دو آدمیوں کے مکر و فریب کی وجہ سے پہنچنے والے مالی نقصان سے بچا لیا۔

یاد رہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ گرامی بہت سے کمالات اور خوبیوں کو اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہے، مثلاً آپ شیرِ خدا بھی ہیں اور دامادِ مُصطفٰے بھی۔ حیدرِ کرار بھی ہیں اور صاحبِ سخاوت بھی، صاحبِ شجاعت بھی ہیں اور عبادت و ریاضت والے بھی، فصاحت و بلاغت والے بھی ہیں اور علم والے بھی، الغرض آپ بہت سے کمالات و خوبیوں کے جامع ہیں اور ہر ایک

www.dawateislami.net

کمال و خوبی میں ایک منفرد اور نُمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آیئے آپ کی سیرتِ مبارکہ کے ذکرِ خیر سے کچھ برکتیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آپ کا نام و نسب

آپ کا نام "علی بن ابی طالب" اور کنیت "ابوالحسن" بھی ہے اور "ابو تُراب" بھی۔ آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے اور حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی "فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم" ہے جنہوں نے اسلام قبول کیا، ہجرت کی اور مدینہ میں وفات پائی۔۔(معرفة الصحابة، معرفة نسبة علی بن ابی طالب، ۱/۹۵، ملخصا)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قبولِ اسلام

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کم عمری ہی میں اسلام قبول فرمالیا تھا جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلام لائے اُس وقت آپ کی عمر 8، 10 سال تھی۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۸/ ۴۳۴، مفہوما)

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا رشتۂ اُخوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ذاتِ مبارکہ بچپن ہی سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورِ نظر تھی، آپ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پرورش میں رہے، آپ کی بہت سی خصوصیات (Qualities) میں سے ایک

www.dawateislami.net

خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ "عقدِ مواخات" (یعنی وہ عقد جس میں نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار ومہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا) میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھائی ہیں۔ چنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مدینۂ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) آپ نے سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا مگر مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی (اے علی) تم دُنیا میں بھی میرے بھائی ہو اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۴۰۱، حدیث: ۳۷۴۱)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کیا مقام ومرتبہ ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ شفقت فرماتے ہوئے آپ کو اپنا دِینی بھائی بنایا، صرف یہی نہیں بلکہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایسی شان و عظمت بیان فرمائی کہ اِن سے محبت کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنا اور ان سے دشمنی کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دشمنی مول لینا قرار دیا۔ چُنانچہ

علی کا دشمن، اللہ کا دشمن ہے

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

www.dawateislami.net

نے فرمایا:مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللہ یعنی جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی،وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللہ یعنی جس نے علی سے بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے مجھ سے بُغض رکھا اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بُغض رکھا۔(معجم کبیر، ابوطفیل عن ام سلمۃ،۲۳/۳۸۰، حدیث:۹۰۱)

ارشاد فرمایا:مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ یعنی جس نے علی کو بُرا کہا تو تحقیق اس نے مجھ کو بُرا کہا۔(السنن الکبری، کتاب الخصائص، باب قول النبی من سب...الخ،۵/۱۳۳، حدیث:۸۴۷۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اتنا قرب اور نزدیکی حاصل ہے کہ جس نے علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی تو گویا کہ اس نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ادب و احترام کرنے اور ان کی شان و عظمت کو اپنے دلوں میں بٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اس کے مولیٰ ہیں علی ہے یہ قولِ مُصْطَفٰے مولیٰ علی مشکل کُشا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان و عظمت بڑھانے، اُن کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کی سیرت کا مطالعہ کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **"کراماتِ شیرِ خدا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید رہے گا۔ اس رسالے میں ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے صادر ہونے والی بہت سی کرامتوں کا تذکرہ ❀ آپ کے علمی و عملی فضائل کا بیان ❀ آپ سے محبت کرنے کا انعام اور آپ سے بُغض رکھنے کا انجام ❀ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت کے بارے میں اہم معلومات کا بیان ❀ غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کے متعلق سوالات کے جوابات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس رسالے کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب فرما کر خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے اور حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیمِ رسائل کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علی المرتضٰی کا علمی مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذاتی و اخلاقی اوصافِ کریمہ، اخلاقِ حسنہ، زندگی گزارنے کے انداز، دن رات عبادات کرنے کا شوق و جذبہ، تقویٰ و پرہیز گاری، آپ کی بے پناہ علمی خدمات اور اس طرح کے بے شمار اوصاف اور کمالات آپ کی ذات سے وابستہ (Attached) ہیں، آپ کے علمی کارنامے انتہائی حیرت انگیز ہیں، بڑے بڑے فقہائے کرام اور مفتیانِ عُظّام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام علم کے معاملے میں حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے محتاج نظر آتے ہیں یہی نہیں بلکہ اِس علم کی بدولت آپ کی شان و شوکت فقہائے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بھی معروف و مشہور تھی۔ جی ہاں! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے

www.dawateislami.net

نزدیک بھی آپ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا تھا۔ آیئے آپ کی علمی شان کے بارے میں بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اقوالِ مبارکہ سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ

صحابۂ کرام کے نزدیک علمی مقام

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم نے جب بھی حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تو ہمیشہ درست ہی جواب پایا۔ ❀ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ علی بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فیصلے کراتے تھے ❀ حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مسیّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ کوئی یہ کہنے والا نہیں تھا کہ جو کچھ پوچھنا ہو مجھ سے پوچھ لو۔ (اسد الغابۃ، علی بن ابی طالب، علمہ رضی اللہ عنہ، ۱۰۹/۴) ❀ اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اعلیٰ علمی صلاحیت اور شرعی مسائل میں بھرپور قابلیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جیسی عظیم عالمہ جو کہ اپنے والدِ محترم حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خِلافت سے ہی مُستقِل طور پر اِفتاء کے مَنصب پر فائز ہو چکی تھیں اور جنہیں علمِ قرآن، علمِ میراث، علمِ طِبّ، حلال و حرام، شعر، اَقوالِ عرب، علمِ نسب وغیرہ میں مہارت حاصل تھی ایسی زبردست علمی صلاحیت والی ہستی کے سامنے ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذِکر ہوا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ احادیث کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء، علی بن ابی طالب، ص ۱۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام کے اِن فرامین کی روشنی میں معلوم ہوا کہ حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظیم الشان ذہانت اور معاملات کو سمجھنے کی بھرپور صلاحیت کا ہر ایک کو اعتراف تھا، بلکہ خلیفۂ دوم حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو کہ خود بھی بہت ماہر قاضی تھے بلکہ اُمّت کے سب سے پہلے قاضی بھی آپ تھے اور لوگوں کے اختلافات کے حل کے لئے شہروں میں قاضی مقرر کرنے کے باقاعدہ نظام کی بنیاد بھی آپ نے ہی رکھی تھی۔ (الاوائل للعسکری، ص۳۵۷) مگر اتنے بڑے قاضی ہونے کے باوجود آپ اپنے دورِ خلافت میں بعض اوقات حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موجودگی کے بغیر کوئی فیصلہ ہی نہیں فرماتے تھے۔ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نظر میں حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جو مقام و مرتبہ تھا اسے آپ نے ایک موقع پر ان الفاظ سے بیان فرمایا: عَلِیٌّ اَقْضَانَا یعنی حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار، ۸/۶، حدیث: ۲۱۱۴۳)

خود نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی آپ کو سب سے بڑا قاضی قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت میں سب سے بڑے قاضی علی بن ابی طالب ہیں۔

(ابن ماجه، کتاب السنة، فضائل خباب، ۱/۱۰۲، حدیث: ۱۵۴ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فیصلہ کرنے کی جو بھرپور صلاحیت اور دورِ فاروقی کے تمام قاضیوں پر جو اعزاز حاصل تھا اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہِ عدالت میں وقتاً فوقتاً جو مقدمات آیا کرتے تھے اُن کو حل کرنے کے طریقۂ کار کے بارے میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ

www.dawateislami.net

المدینہ کی کتاب ”**فیضانِ فاروقِ اعظم**“ جلد 2 کے صفحہ 308 پر لکھا ہے کہ بعض اوقات تو سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اکابر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مُشاوَرت سے ایسے پیچیدہ مسائل کو خود ہی حل فرمالیتے۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ ہر طرح کی کوشش کے باوجود بھی کوئی مسئلہ حل نہ ہو پاتا۔ ایسی مشکل صورتِ حال کے لیے امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دربار کا ایک خصوصی جج (Special Judge) بھی مقرر فرمایا ہوا تھا، جنہیں آج ہم امیر المؤمنین، مولائے کائنات حضرت سیِّدُنا مولا علی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک نام سے یاد کرتے ہیں، جب بھی کوئی ایسا مسئلہ پیش آتا سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ کو بلاتے اور مسئلہ آپ کے سامنے رکھتے پھر حضرت سیِّدُنا علی المرتضی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسے حل فرماتے۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، ۲/۳۰۸)

بعض اوقات تو انتہائی مشکل معاملے کو حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس قدر آسانی سے حل کر لیا کرتے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم داد دیئے بغیر نہ رہتے۔ آیئے اس ضمن میں ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں۔ چنانچہ

فاروقِ اعظم کی نظر میں مولیٰ مشکل کُشا کی اہمیت

ایک مرتبہ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے ایک ایسی عورت پیش کی گئی جو شرعی گواہوں اور ثُبوتوں کی روشنی میں مجرم قرار پائی تو حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس عورت کے لئے شریعت کے مطابق فیصلہ بیان فرمادیا مگر اتفاق سے اُس مسئلے کے ایک خاص پہلو کی طرف حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی توجہ نہ رہی۔ جب حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ نے اس پہلو کی طرف توجہ دلائی تو حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا فیصلہ واپس لیا اور فرمایا: لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ یعنی اگر حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(الاستیعاب، باب حرف العین، ۲۰۶/۳ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ واقعات سُن کر ہم خود ہی دِینی مسائل میں قیاس آرائیاں شروع کر دیں اور اپنے اندازے سے لوگوں کو مسائل بتاتے پھریں یا اپنی اَٹکل سے دینی معاملات میں لوگوں کے فیصلے کرنا شروع کر دیں، یاد رکھئے! یہ کام صرف اور صرف علما و فُقہا کا ہے، لہٰذا ہمیں ہر حال میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دی گئی مدنی سوچ کے مطابق کہ عُلما و مفتیانِ کرام ہی سے رہنمائی لینی چاہیے۔ آیئے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اس بارے میں کیا انداز ہوا کرتا تھا ملاحظہ کیجئے۔

میں وہاں نہ رہوں جہاں مولا علی نہ ہوں

حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حج کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے طوافِ کعبہ کرتے ہوئے حجرِ اسود کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تُو صرف ایک پتھر ہے جو نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان اور اگر میں نے دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تجھے چُومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی کبھی تجھے نہ چومتا۔ پھر آپ نے اسے بوسہ دیا۔ یہ سن کر مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! بے شک یہ پتھر نفع بھی دیتا ہے اور نقصان بھی۔

www.dawateislami.net

فرمایا: وہ کیسے؟ عرض کیا: بے شک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ کل بروزِ قیامت حجرِ اسود کو لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کی ایک زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ گواہی دے گا کہ فلاں شخص نے اسے ایمان کی حالت میں بوسا دیا ہے۔ اے امیر المومنین! یہی اس کا نقصان اور نفع دینا ہے۔ یہ سُن کر امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسی قوم میں رہوں جس میں آپ نہ ہوں۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی المناسک، فضیلۃ حجرالاسود، ۳/۴۵۱، حدیث: ۴۰۴۰ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہل بیت سے حقیقی محبت

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کیا کہنے! آپ خلیفۂ ثانی، تمام اہلِ ایمان کے امیر، فاتح ایران و رُوم، جن کے نام کی ہیبت سے سارا کفر لرزتا تھا، جن کے سائے سے بھی ابلیس لعین بھاگتا تھا، جن کو بارگاہِ رسالت سے "مُحَدَّث" یعنی اِلہامی باتیں کرنے والے کا خطاب ملا، جن کو بارگاہِ رسالت سے "فاروق" کا لقب عطا ہوا، جن کی تائید میں قرآن پاک کی کئی آیات نازل ہوئیں، جن کو سب سے پہلے مسلمانوں نے "**امیر المؤمنین**" پکارا، ایسی جلیلُ القدر ہستی کے دل میں اپنے رسولِ بر حق، حضور نبیٔ مکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہل بیت کی عظمت و محبت کا کیا عالم تھا کہ آپ کے فیصلوں کی تائید تو قرآن کرتا ہے، لیکن آپ نے مولا علی شیر خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنی عدالتوں کا خصوصی جج اور اپنا معاونِ خصوصی بنایا تھا، ذرا سوچئے! یہ تعلق کتنا پیارا ہے کہ رسولُ اللہ

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خود سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قاضی مقرر فرمایا اور سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے معاملاتِ قضا میں مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنا معاون اور خصوصی جج مقرر فرمایا۔ یقیناً امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مولا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خصوصی جج بنانا اور ان کو اپنا معاون خصوصی بنانا اہلِ بیت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے والہانہ الفت و محبت پر دلالت کرتا ہے۔

لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے دلوں کو اہلِ بیت کی حقیقی محبت کا مرکز بنائیں اور پیارے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اہلِ بیت سے حقیقی محبت رکھنے والوں کی صحبت اختیار کریں ،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فتن دور میں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہے کہ جس میں نہ صرف عشقِ رسول بلکہ محبتِ صحابہ، محبتِ اہلِ بیت اور محبتِ اولیاء کے جام بھر بھر کے پلائے جاتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ نہ صرف اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس مدنی ماحول میں استقامت کی دُعا بھی مانگتے رہیں، دُوسروں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے روشن فیصلوں کے بارے میں جو ایمان افروز واقعات سُنے، اُن سے آپ کی قوتِ فیصلہ کی شان و عظمت خُوب ظاہر ہوتی ہے کہ جس مقدمے کا فیصلہ کرنا دوسروں کے بس سے باہر ہو جاتا، اس کا فیصلہ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت آسانی سے کرلیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو فیصلہ کرنے کی یہ خداداد صلاحیت ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مُبارک دُعاؤں کے صدقے میں نصیب

www.dawateislami.net

ہوئی تھی۔ جیسا کہ

فیصلہ کرنے میں کبھی دشواری نہ ہوئی

اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے یمن بھیج رہے ہیں، اہلِ یمن میرے پاس مقدَّمات کا فیصلہ کروانے آئیں گے حالانکہ مجھے اس کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، میں قریب ہو گیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور میرے حق میں دُعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کے دل کو روشن فرمادے اور اس کی زبان میں تاثیر عطا فرمادے، (آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں) قسم ہے! اُس ذات کی جو چھوٹے سے بیج سے بڑا درخت پیدا کرتا ہے، اِس دُعا کے بعد سے میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شُکوک و شُبہات میں مبتلا نہ ہوا۔ (اسد الغابۃ، علی بن ابی طالب، علمہ رضی اللہ عنہ، ۴/۱۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی انعامات"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دلوں میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عظمت بٹھانے، ان کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب نیکیاں کرنے، اپنے اَخلاق کو سنوارنے اور اپنی گُفتار و کردار کو صاف و ستھرا کرنے، اپنی قبر و آخرت بہتر سے بہتر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام، مدنی اِنعامات کا رسالہ جمع کروانا بھی ہے۔

www.dawateislami.net

ماہِ مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **ماہِ رمضان المبارک میں ماہِ مدنی انعامات** منایا جارہا ہے: **فرمانِ امیر اہلسنّت:**(29 شعبان المعظم 1438 سے ماہِ رمضان المبارک تک)ماہِ مدنی انعامات منایا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ آپ بھی ماہِ مدنی انعامات منانے کی نیّت فرمالیجئے اور اپنے لیے مدنی انعامات کے 12 **ماہ کے 12 رِسالے** خرید فرمالیجئے اور ہر ماہ مدنی انعامات کے رِسالے کے خانے پُر کر کے مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے مدنی انعامات ذمہ دار کو جمع کروادیجئے۔

دُعائے عطار: یااللہ عَزَّوَجَلَّ جو کوئی صدقِ دل، سچے دل سے مدنی انعامات پر عمل کرے، روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رِسالہ پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، **اُس کو اس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔** اٰمین

مدنی انعامات درحقیقت اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کا ایک آسان اور مؤثِّر طریقہ ہے جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فکرِ مدینہ کہتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نہ صِرف خُود اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کِیا کرتے تھے بلکہ لوگوں کو بھی فکرِ آخرت کا ذِہْن دِیا کرتے تھے جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اپنے اعمال کا وزن کرلو اس سے پہلے کہ اُن کا وزن کیا جائے اور اپنا مُحاسَبہ کرلو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے، بے شک یہ تم پر قیامت کے دن کے حساب سے آسان ہے اور بڑی پیشی کیلئے تیّار ہو جاؤ۔(1)

1 . . . حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۸، رقم:۱۳۵

www.dawateislami.net

عاملینِ مَدَنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ

زم زم نگر حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجب 1426ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرما دے گا۔

خوب خدمت سنتوں کی رات دن کرتے رہو　　تم رسالہ مدنی انعامات کا بھرتے رہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضَانُ المُبارَک کا پاکیزہ مہینہ ہمارے درمیان اپنی برکتیں و رحمتیں لٹا رہا ہے، اس مبارک مہینے میں جہاں بعض بزرگوں کا عرس منایا جاتا اور اُن کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے وہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایک نیک بندے اور مقرب ولی کا **یومِ ولادت** بھی منایا جاتا ہے، جنہیں دُنیا آج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے جانتی ہے اور تہہِ دل سے آپ کی نیک نامی اور عظمت کو مانتی ہے۔ آیئے رمضانُ المبارک میں آپ کے **یومِ ولادت** کی مُناسبت سے آپ کا کچھ ذِکرِ خیر سُنتے ہیں:

تعارفِ امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری

www.dawateislami.net

رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ 26رَمَضَانُ الْمُبَارَک 1369ھ بمطابق 1950ء میں پاکستان کے مشہور شہر باب المدینہ کراچی میں پیدا ہوئے۔ امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی کے آباء و اجداد، ہند کے گاؤں "کُتیانہ (جُونا گڑھ)" میں مقیم تھے۔ آپ کے دادا جان عبدالرحیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نیک نامی اور پارسائی پورے "کتیانہ" میں مشہور تھی۔ جب پاکستان مَعْرِضِ وُجود میں آیا تو امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدین ماجِدَیْن ہجرت کرکے پاکستان تشریف لے آئے۔ ابتدا میں بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد میں قِیام فرمایا۔ کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد بابُ الْمدینہ (کراچی) میں تشریف لائے اور یہیں سُکُونَت یعنی رہائش اختیار فرمائی۔

علمِ دین کا شوق

آپ کو علمِ دین حاصل کرنے کا بے حد شوق و جذبہ تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ دورِ جوانی ہی میں علومِ دِینیہ کے زیور سے آراستہ ہوچکے تھے۔ آپ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے کتب بینی اور علمائے کرام کی صحبت کو اختیار کیا۔ اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مُفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مُفتی وقارُالدین قادِری رَضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کیا اور مسلسل 22سال آپ کی صحبتِ بابَرَکت سے فیض حاصل کرتے رہے اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنی خلافت واجازت سے بھی نواز دیا۔

آپ کے معمولاتِ زندگی

❀ آپ کی زندگی وقت کی پابندی اور مستقل مزاجی میں مشہور ہے، آپ مسلسل باجماعت نماز ادا فرماتے اور سنّتیں و آداب کا ہر وقت لحاظ رکھتے ہیں۔ ❀ آپ عموماً سادہ اور سفید لباس بغیر استری

www.dawateislami.net

کے استعمال کرنا پسند فرماتے ہیں جبکہ سر پر چھوٹے سائز کا سادہ سبز عمامہ باندھتے ہیں۔ ❀ آپ لوگوں کی اصلاح کرنے کے معاملے میں بے حد مُتَحَرِّک نظر آتے ہیں۔ ❀ آپ کبھی بھی کسی سے خلافِ شرع یا خلافِ سنّت کام کو دیکھ کر خاموش نہیں رہتے بلکہ فوراً اَحسن اور اچھے انداز میں پیار و محبت سے سامنے والے کی اصلاح فرما دیتے ہیں۔ ❀ اس پُر فِتن دور میں علمِ دین سے بے رغبتی اور ہر خاص و عام کا رُجحان صرف دُنیاوی تعلیم کی طرف ہونے کی وجہ سے اور دینی مسائل سے عدمِ واقفیت کی بنا پر ہر طرف جہالت پھیلتی جارہی ہے، ایسے نازک حالات میں آپ دن رات دین کی خدمات میں مصروفِ عمل رہے یہاں تک کہ آپ نے 1401ھ بمطابق 1981ء میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کا قیام فرما دیا۔ ❀ یقیناً آپ کی ذاتِ مبارکہ سے وابستہ لوگوں کی زندگی میں مدنی انقلاب آتا جارہا ہے، لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نیکیوں کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر ان کے عطا کئے ہوئے اس مدنی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوشاں رہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"**۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

مجلس خدام المساجد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھری غیر سیاسی **"مسجد بھرو تحریک"** ہونے کے ساتھ ساتھ **"مسجد بناؤ تحریک"** بھی ہے، یہ مدنی تحریک یہ عزم رکھتی ہے کہ کسی بھی طرح اُمّت کا بچّہ بچّہ نمازی اور عاشقِ رسول بن جائے، مسجدوں کی رونق پلٹ آئے، ہر طرف

www.dawateislami.net

سُنّتوں کی مدنی بہار آجائے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ نئی مساجد بنانے کا سلسلہ بھی جاری وساری ہے، اس وقت بھی ملک و بیرونِ ملک **مجلس** خدام المساجد کے تحت سینکڑوں مساجد زیرِ تعمیر ہیں، سینکڑوں مساجد بن چکی ہیں، جن میں با قاعدہ نمازیں پڑھائی جارہی ہیں، **تِلاوتِ قرآن اور دُرود وسلام** کی صدائیں بُلند ہورہی ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ مساجد کو آباد کرنے کے ساتھ ساتھ **زیرِ تعمیر مساجد** کے اخراجات میں حسبِ توفیق اپنا حصہ شامل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دِل کھول کر اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہر حال میں صَدَقہ کرو

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دُنیا کی دولت آئے تو اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ خَرْچ کرنے سے وہ ختم نہیں ہوجائے گی اور اگر دُنیا کی دولت تم سے مُنہ پھیر کر جانے لگے تو بھی اُس میں سے کچھ خَرْچ کرو کیونکہ اُس نے باقی نہیں رہنا۔[1]

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص513)

حضرت سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دِیْن کے گُناہ گار اور زندگی میں لاچار و بدحال بہت

1...احیاء العلوم، ۳/۳۸۷

www.dawateislami.net

سے لوگ صرف اپنی سخاوت کی وجہ سے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔[1]

بِلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یا ربّ
پڑوس خُلد میں سَرور کا ہو عطا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص82)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی عالمگیر غیر سیاسی، مسجد بھرو تحریک ہے کہ جو تبلیغِ دِین کے تقریباً 103 شعبوں میں نیکی کی دھومیں مچانے میں سرگرمِ عمل ہے۔ اِس نازک دَور میں کہ جب باطل قوّتیں چاروں طرف سے پوری طاقت کے ساتھ مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے اور اُنہیں گمراہی کے گڑھے میں گرانے کی کوششوں میں مشغول ہیں، ایسے میں دعوتِ اسلامی اُمّید کی کِرَن بن کر چمکی اور اِس مدنی تحریک نے اُمّت کی ڈُوبتی کشتی کو سہارا دینے، پوری دُنیا میں تعلیمِ قرآن و سُنّت کو عام کرنے، نُورِ قرآن سے سینوں کو سرشار اور اُمّتِ مُصْطَفٰے کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے جذبے کے تحت مختصر عرصے میں بہت سے ملکوں اور شہروں میں ہزاروں جامعات بنام "**جامعۃ المدینہ**" اور مدنی منّوں اور مدنی مُنّیوں کے لئے سینکڑوں مدارِس بنام "**مدرسۃ المدینہ**" کی بُنیاد رکھی، اِن میں بِلا مبالغہ ہزاروں طَلَبہ و طالبات قُرآن و سنت کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں، جہاں پر اُنہیں زیورِ قرآن و علمِ دین نیز شرعی اور اخلاقی تربِیَت سے آراستہ کرنے کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کِیا جاتا ہے، تاکہ دَورِ طالبِ علمی سے فراغت کے بعد قوم کے یہ حقیقی معمار مُعاشرے کے بگاڑ کو سدھارنے میں اپنا کردار اَدا کرتے ہوئے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مدنی

1...احیاء العلوم، ۳/۰ ۷۴

www.dawateislami.net

مقصد کے تحت زندگی گُزارنے والے بن جائیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

کاش! نیکی کی دعوت میں دوں جا بجا سُنّتیں عام کرتا رہوں جا بجا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۰۲)

سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب

❀ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنت ہے ❀ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتیں ہیں (کیمیائے سعادت) ❀ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے دس نیکیاں، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ کہنے سے بیس نیکیاں جبکہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ کہنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ما ذکر فی فضل السلام، حدیث: ۲۶۹۸، ۴/۳۱۵) ❀ سلام میں میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقرب ہے ❀ سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کے بہترین الفاظ یہ

---

1 ... مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۴۰۹) ❀ سلام اتنی اونچی آواز سے کریں کہ جس کو کیا ہو وہ سن لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۹۰) ❀ سلام کا فوراً اور اتنی آواز سے جواب دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے۔ ❀ اے ہمارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں سلام کی برکتوں سے مالا مال فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّةً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

عِلْم حاصل کرو جَہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے دُرودِ پاک

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

www.dawateislami.net

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

www.dawateislami.net

حضرتِ سیّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرُودِ پاک کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿5﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿6﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿7﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شَفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

www.dawateislami.net